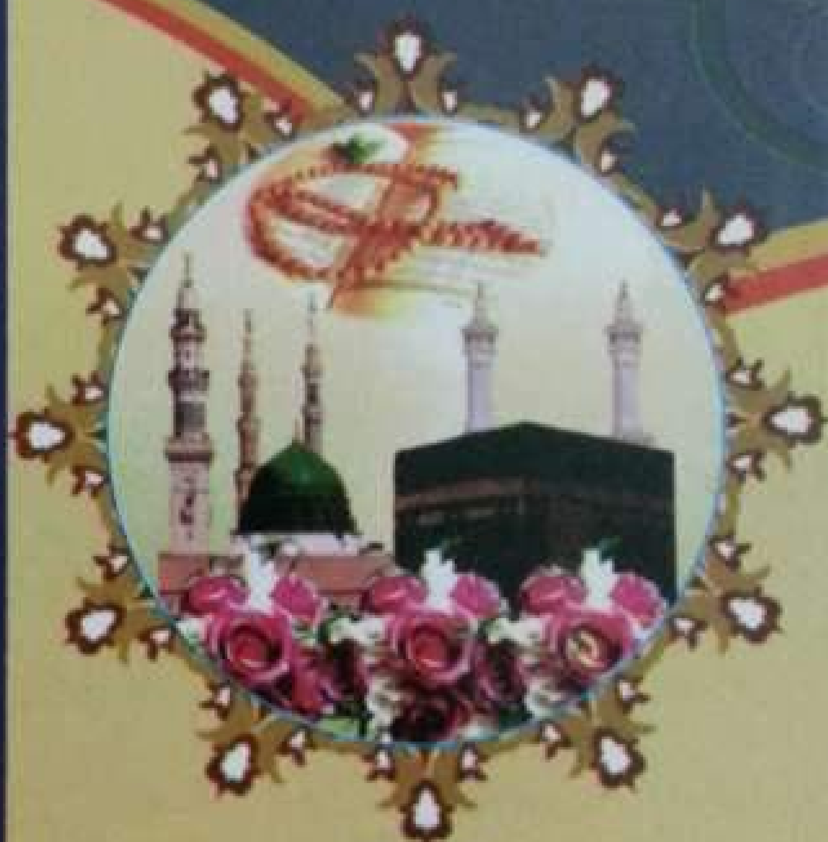
آدابُ السالک



از قلم

حضرت مولانا خواجہ

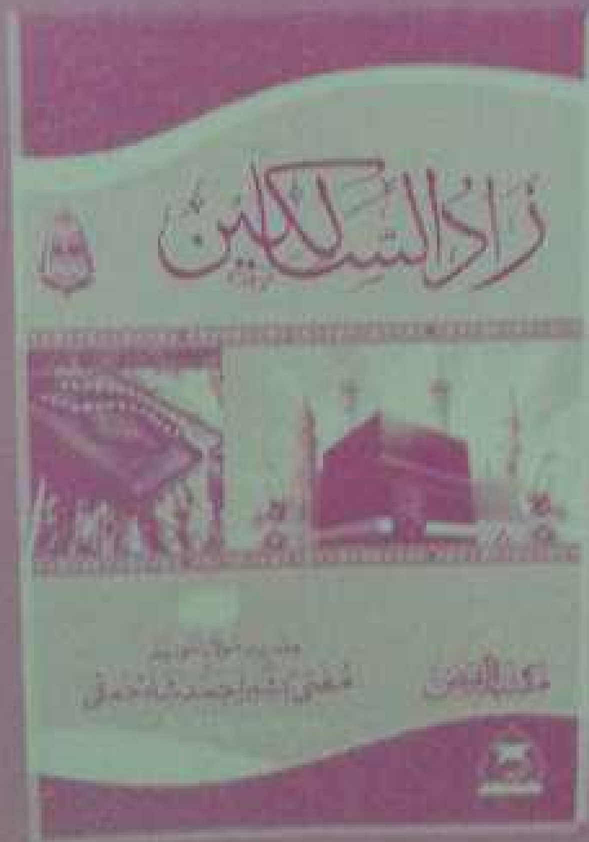
مفتی بشیر احمد شاہ جمالی

جامعہ عطاء العلوم شاہ جمال

مکتبۃ الفیض


شفائے دل




زاد السالکین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ

اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اُن کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ اور تمہاری نگاہیں ان میں سے گذر کر اور طرف نہ دوڑیں۔

آدابُ السّالِکِ

مؤلفہ

پیر طریقت، رہبر شریعت ولیٔ کامل استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت خواجہ مولانا مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ عطاء العلوم شاہ جمال جام پور روڈ، ڈیرہ غازی خان

ناشر

مکتبۃ الفیض

A-6 وارث روڈ لاہور

0331-4275955,0323-4328654
0332-6052850,0307-4037113

نام کتاب آداب السالک
مؤلف حضرت اقدس مولانا مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی
سرِ ورق حافظ ناصر محمود 0307-4037113
اشاعت اپریل 2014
باہتمام مولانا قاری محمد رفیق صاحب
(خاکپائے حضرت خواجہ مفتی بشیر احمد صاحب شاہ جمالی مدظلہ العالی)
ناشر مکتبہ الفیض لاہور 03314275955
قیمت

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ سید حبیب اللہ شاہ وارث روڈ لاہور 0323-4328654
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ ہاشمیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ الحرمین غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ شہید اسلام مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد
☆ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
☆ مکتبہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حرفِ آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

آقائے نامدار تاج دارِ مدینہ سید الکونین خاتم النبیین محبوب رب العالمین سراپا رحمت للعالمین نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر عمل سکھلائے تھے جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ایمانیات کی تعلیم دیتے تھے اس طرح آداب معاشرت کی تعلیم و تربیت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ ایک صحابی بغیر سلام کے حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے ان کو واپس کیا آپ نے فرمایا دوبارہ آؤ سلام کرو۔

ایک صحابی حاضر خدمت ہوئے جن کے سر کے بال اور مونچھیں بے تحاشا بڑھی ہوئی تھیں آپ نے حجام کو بلوایا اور اس کی حجامت کرادی فرمایا دیکھو کیسے اچھے لگ رہے ہو۔

حدیث پاک میں ہے **المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ**۔ اصلی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے **المؤمن من امن الناس عن بوائقہ** حقیقی مومن تو وہ ہے کہ لوگ اس کے خطرات سے، شر اور فساد سے بے فکر ہوں۔

ارکان خمسہ اور اس کے متعلقات کی جہاں تعلیم و تفہیم ہوتی ہے اس کو درسگاہ کہتے ہیں اور جہاں اخلاق رذیلہ کا علاج ہوتا ہے اور اخلاص کی دولت ملتی ہے اس کو خانقاہ کہتے ہیں جیسے حسد، بغض، کینہ، حرص، لالچ، تکبر، مکاری، دھوکہ اور چاپلوسی، زر پرستی جیسے رذائل کا علاج ہو اس جگہ کو خانقاہ کہتے ہیں۔

ان رذائل سے پاک ہونا اور فضائل کی تربیت لینا بہت ضروری ہے۔ اور وہ خانقاہ

میں صحبت شیخ میں رہ کر ہو سکتی ہے ورنہ کبھی کبھی ظاہری علوم صاحب علم کی گمراہی اور اکابر کی بدنامی کا باعث ہو جاتے ہیں اور ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس مختصر رسالے میں سالکین کے آداب اور طالبین کے لئے ضروری باتیں لکھی گئی ہیں اللہ پاک محض اپنی رضا کے لیے اس کو قبول فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

میرے عزیز مولانا علامہ محمد رفیق صاحب نے سالکین کے لیے یہ زاد تقوی تیار کر کے پیش فرمایا ہے صمیم قلب سے دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو قمر السالکین بنا دیں ان کے صالحات سے اپنے بندوں کو خیر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین۔

فقیر بشیر احمد شاہ جمالی
جامعہ عطاء العلوم شاہ جمال
۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ

آداب السالک

آدابِ سالک وطالب:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا۔

(الاحزاب:۵۸)

اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بدوں گناہ کیے تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔

قال رسول اللہ ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی تکلیف سے) دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

طُرُقُ الْعِشْقِ كُلُّهَا اٰدَابٌ
اَدِّبُوا النَّفْسَ اَيُّهَا الْاَصْحَابُ

بھائیو! دین کے پانچ اجزاء ہیں، اعتقادات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشرت، اکثر و بیشتر عوام پہلے دو اجزا کی طرف توجہ دیتے ہیں اور علماء ظاہر نے معاملات کو بھی توجہ کا مرکز بنایا ہے اور مشائخ اخلاقیات کے سنوارنے پر محنت فرماتے ہیں۔ مگر آداب معاشرت کو لائق اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ سیدی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ میں اور شب و روز کی تربیت میں اس پر بہت زور دیتے تھے اور ہمارے پیر و مرشد مرشد عالم کی طبیعت میں روک ٹوک بہت تھی فی الفور تربیت فرماتے اور فرماتے تھے جس مقصد کے لیے تم آئے ہو اگر میں مداہنت کروں تو میں عند اللہ مجرم ہوں گا اور خلوت کا میں انتظار نہیں کرتا مجھے اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں۔ میرے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ اٹھتے بیٹھتے،

چلتے پھرتے توحید وسنت کی اشاعت اور آداب کی تربیت فرماتے۔ واقعی یہ لوگ علماء ربانی تھے۔ حسن معاشرت سے باہمی الفت ومحبت پیدا ہوتی ہے۔ سوئے معاشرت سے تکدر اور انقباض تشتت وافتراق پیدا ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت تاکید ہے نمونہ کے طور پر چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔

1۔ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ فراخ کر دو تو جگہ کو فراخ کر دیا کرو اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔

2۔ دوسرے کے گھر میں بے اجازت مت جایا کرو اس میں ایک دوسرے کی راحت کی تلقین ہے۔

3۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک ساتھ کھاتے وقت دو دو چھوارے ایک دم نہ لیا کرو تاوقتیکہ اپنے رفیقوں سے اجازت نہ لے لو۔

دیکھیئے! اس معمولی سی بات سے اس لئے منع فرمایا تا کہ بے تمیز شمار نہ ہو اور دوسرے کو ناگوار نہ ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص (خام) پیاز یا لہسن کھالے وہ ہم سے یعنی ہمارے مجمع سے علیحدہ رہے۔ دیکھیئے اس خیال سے کہ دوسروں کو خفیف اذیت ہوگی منع فرمایا۔

ارشاد گرامی ہے کہ مہمان کو جائز نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا قیام کرے کہ وہ تنگ ہو جائے اس میں دوسرے کو ملال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ کھانے کے وقت کھانا نہ چھوڑ دو اگر چہ پیٹ بھر جائے جب تک دوسرا فارغ نہ ہو جائے تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو شاید اس کو ابھی کھانے کی حاجت باقی ہو تو اس کو کھانے میں شرم محسوس ہوگی۔ اس سے تاکید ہے کہ ایسا کام مت کرو جس سے دوسرے کو ندامت اور شرمساری ہو۔

ان آیات وارشادات سے حسن معاشرت کی ترغیب اور تاکید ثابت ہوگئی ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ در دولت پر حاضر ہوئے دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے آواز دے کر دریافت فرمایا کہ دروازے پر کون ہے حضرت جابرؓ نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ ﷺ نے ناراضگی سے رد فرمایا میں ہوں میں ہوں۔ اس سے کیسے پتہ چلے کہ تو کون ہے۔ اپنا نام لے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ آنے والا کون ہے۔ تربیت فرمائی کہ بات صاف ہو جس سے دوسرا آدمی سمجھ جائے۔ ایسی گول بات نہ کہے کہ دوسرے کو سمجھنے میں تکلیف ہو۔ اب راقم آداب بیان کرتا ہے گویا مذکورہ حوالہ جات میں ہر حوالہ ایک ادب بلکہ کئی آداب پر مشتمل ہے۔

اگر کوئی خاص ادب وتعظیم یا کوئی خاص خدمت کسی کے مزاج کے خلاف ہو تو اس کے ساتھ وہ ادب اور تعظیم کا معاملہ نہ کرنا چاہیے گو اپنی خواہش ہو اور فی نفسہ اگر چہ وہ عمل آداب سے ہو اپنی خواہش پر اس کی خواہش کو مقدم رکھے۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد　　　　کسے را باکسے کارے نباشد

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ پیر و مرشد مصروف ہوں مثلاً قرآن کی تلاوت کر رہے ہوں یا وظیفہ پڑھ رہے ہوں یا خلوت میں لکھ رہے ہوں یا سونے کے لیے آمادہ ہوں یا اندازے سے معلوم ہو کہ اس وقت اپنی طرف متوجہ کرنے میں ان کو گرانی ہوگی تو سلام و کلام مت کرے بلکہ چلا جائے یا بہت ضرورت ہو تو اجازت لے لو کہ میں نے ضروری بات کرنی ہے، یا فرصت کا انتظار کرے لیکن اپنی ضرورت پر شیخ کی ضرورت کو مقدم رکھے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ اور مرشد کی انتظار میں بیٹھنا ہو تو ایسے موقع پر یا ایسے طور پر مت بیٹھو کہ آپ کی انتظار کی ان کو تکلیف ہو ورنہ ان کا دل متشوش ہوگا اور یکسوئی میں خلل پڑے گا۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اگر شیخ اور پیر و مرشد کی ملاقات کے اوقات مقرر ہوں بلکہ معلوم کر لینا چاہیے کہ ملاقات کے اوقات کیا ہیں تو انتظار کرے اور اپنی آمد کی طلاع نہ دے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ اور پیر و مرشد کے ہاتھ جب مصروف ہوں تو صرف زبانی سلام پر اکتفا کرے مصافحہ کی کوشش نہ کرو اسی طرح مشغولیت کے وقت بیٹھنے کی اجازت کا منتظر نہ رہے بلکہ خاموشی سے بیٹھ جائے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ گفتگو کے وقت تکلف کے کنایات استعمال نہ کرے بلکہ بات واضح کرے ایسا نہ ہو کہ بات سمجھ میں نہ آئے یا غلط احتمال ذہن میں آجائے جس سے فی الحال یا فی المآل پریشانی ہو۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ پیٹھ پیچھے بیٹھنے سے بعض مرتبہ تشویش ہوتی ہے یا پیٹھ پیچھے نماز شروع کر دیتے ہیں کہ اگلا آدمی مقید ہو جاتا ہے ایسا نہ کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ ایسی جگہ نماز کی نیت نہ باندھے جس سے گذرنے والوں کو تنگی ہو بلکہ مسجد کی دیوار قبلہ سے قریب نیت باندھے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ بدوں اطلاع آکر چھپ کر نہ بیٹھے کہ آپ کی آمد کی ان کو خبر نہ ہو۔ اس میں بہت سے مفاسد ہیں مثلاً وہ آپ کی انتظار میں ہوں یا ان کو جلدی جانا ہو، یا کوئی ایسی بات مجلس میں کرنا چاہتے ہوں جس پر تجھے مطلع کرنا مناسب نہ سمجھتے ہوں۔ بلکہ اگر تمہیں اندازہ ہو کہ بے خبری میں ایسی بات ہو رہی ہے تو فوراً وہاں سے چلا جائے، یا تمہیں سوتا سمجھ کر بات کر رہے ہوں تو فوراً اپنا بیدار ہونا ظاہر کر دے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ قرض یا عاریتاً چیز کسی سے تب مانگے جب یقین ہو کہ سہولت ہوگی تو دے دیگا ورنہ آزادی سے عذر کر دے گا۔ اسی طرح کسی کو کام بتلانے میں، یا فرمائش کرنے میں یا سفارش کرنے میں اسی ادب کو پیش نظر رکھے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ و پیر و مرشد سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگے نہ اشارۃً نہ دلالۃً نہ صراحۃً۔ بلکہ اتنا کہہ دے کہ چند پریشانیاں، مجبوریاں ہیں آپ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک دنیا کی پریشانیاں دور فرمائے۔ وہ اگر پوچھ لیں تو بیان کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے شیخ اور پیر و مرشد سے نہ منہ ملا کر بات کرے نہ زیادہ دور ہو کر

کہ گفتگو میں تکلیف ہو۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ و پیر و مرشد مشغول ہوں تو ان کے پاس بیٹھ کر ان کو مت تکے، ان کی طرف متوجہ ہو کر مت بیٹھے، بلکہ اپنے دل کو شیخ کے دل سے ملا کر آنکھیں بند کرے تصور کرے کہ اللہ پاک سے انوار و تجلیات بارش کی طرح میرے شیخ کے دل پر آرہے ہیں اور ان کے سینہ سے میرے دل میں سما رہی ہیں میرا دل نہ بھرتا ہے نہ سیر ہوتا ہے میرا دل کر رہا ہے اللہ۔ اللہ۔ اللہ

مہمانی کے آداب

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب کہ مہمان ہو اور اس کے خصوصی کھانے کے اہتمام کا احتمال ہو تو طلب ہو تو خاموش رہے ورنہ جاتے ہی روک دے کہ مجھے کھانے کی ضرورت نہیں۔

ادب: سالک کو چاہیے میزبان کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی دعوت قبول نہ کرے۔

ادب: اسی طرح سالک کو چاہئے کہ جب مہمان ہو تو وہاں جانے سے پہلے میزبان کو اطلاع کر دے تاکہ بوقت طلب میزبان کو پریشانی نہ ہو۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ کسی کے سامان کو ہاتھ نہ لگائے۔ نہ کسی دوسرے سے غیر ضروری گفتگو کرے نہ غیر ضروری معلومات حاصل کرے۔ خصوصاً جب شیخ موجود ہوں تو خاموش ہو کر ذاکر رہے۔

ادب: سالک کو چاہیے شیخ کے پاس جائے تو ان کی صحت کا التزام کرے ان کی عدم موجودگی میں ذکر و شغل میں رہے باہر نہ پھرے، اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر اس پر محنت کرے، ان شاء اللہ سالوں کی محنت گھنٹوں میں طے ہوگی۔ راقم جب چکوال شریف جاتا تھا سوائے دار العلوم کی گلی کے کسی دوسری گلی کو نہ جانتا تھا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں دوزانوں ہو کر جم کر آغاز مجلس سے اختتام مجلس تک بیٹھا رہتا۔ صبح سے لے کر ظہر تک، ظہر

سے لے کر عصر تک، عصر سے لے کر مغرب تک، کبھی آپ مجھے فرماتے مولانا ایک حالت پر بیٹھے ہو نشست تبدیل کرو، کبھی فرماتے مولانا جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھو۔ میرے پیر بھائی مکرمی حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو بتایا کہ حضرت مرشد عالم فرماتے ہیں یہ کیسا عجیب انسان ہے کہ ایک حالت پر بیٹھتا ہے ہلتا تک نہیں، اور فرماتے ایسے لوگ جلدی فیض یاب ہوتے ہیں۔ الحمدللہ، الحمدللہ، میرے پیرو مرشد، مرشد عالم رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں مسکین پور شریف جاتا تھا اگر قطب عالم حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ موجود نہ ہوتے تو خدا کی قسم میں آپ کے درو دیوار سے فیض لیتا تھا۔ خدا کی قسم جہاں آپ جوتے اتارتے تھے وہاں سے مجھے فیض ملتا تھا اس جگہ کا تصور کر کے مراقب ہو جاتا۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اپنے شیخ کی موجودگی میں تمام معمولات چھوڑ دے صرف شیخ کی صحبت میں بیٹھا رہے یا ان کی باتیں توجہ سے ہمہ کان ہو کر سنتا رہے حتی کہ نفلی عبادت پر شیخ کی صحبت کو ترجیح دے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ فرض نماز کے بعد شیخ کے پیچھے سنتیں اور نوافل ادا کرے، مگر جب شیخ سلام پھیر لے تو انتظار کرے اگر شیخ نوافل میں مشغول ہوں تو یہ بھی دوسرے نوافل کی نیت کرے ورنہ آپ کے حکم کا منتظر رہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ سے اگر کچھ کہنا ہو تو موقع پا کر فوراً کہہ دینا چاہیے۔ انتظار نہ کرائے بلکہ شیخ جب حال احوال پوچھیں اپنی بات کہہ دے، بعض لوگ پوچھنے پر تو کہہ دیتے ہیں کہ صرف زیارت کیلئے آئے ہیں اور جب وہ بے فکر ہو گئے یا موقع نہ رہا یا اٹھ کر جانے لگے تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ کہنا ہے یا دعا کرانی ہے، یا تعویذ لینا ہے اس سے بڑی اذیت ہوتی ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ کے سامنے بیٹھے دائیں بائیں یا پیچھے نہ بیٹھے، اس طرح جب بات کرنا ہو تو سامنے بیٹھ کر بات کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جو چیز کئی شخصوں کے استعمال میں آتی ہو تو جب اس کو

استعمال کرے تو اس جگہ واپس رکھے جہاں سے اٹھائی تھی۔ اس کا بہت اہتمام کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کسی دوسرے کے خط کو نہ پڑھے نہ حاضرانہ نہ غائبانہ۔

ادب: اس طرح سالک کو چاہیے کہ کسی کے کاغذات سامنے رکھے ہوں تو ان کو دیکھنے کی کوشش نہ کرے ممکن ہے وہ ان کو مخفی رکھنا چاہتا ہو۔

ادب: کوئی شخص کسی کے ہاں کھانے کیلئے جا رہا ہے یا وہ مدعو ہے سالک کو چاہیے کہ وہ ایسے مقام تک مت جائے کہ صاحب دعوت شرما کر اس کو بھی دعوت کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب مہمان کا کھانا لگایا جائے تو اس جگہ سے الگ ہو جائے تا کہ مہمان اور میزبان کو تکلیف نہ ہو۔

ادب: بعض آدمی پس پشت بیٹھ کر کھنکارتے ہیں تا کہ شیخ کھنکارنے کی آواز سن کر متوجہ ہوں یا بات کریں سو یہ بری عادت ہے بلکہ سامنے بیٹھے، بات کرے یا اگر شیخ مشغول ہو تو فراغت کی انتظار کرے، نہ اپنے آنے کی اطلاع کرے نہ ایسی جگہ بیٹھے کہ شیخ کی مصروفیات میں خلل پڑے۔

ادب: سالک کو چاہیے چلتے ہوئے شیخ کو پیچھے سے آواز مت دے اس طرح اگر وہ جلدی میں ہوں تو ان کو مصافحہ کیلئے مت روکے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب مجلس میں حاضر ہو اور شیخ تشریف فرما ہوں تو صرف اپنے شیخ سے مصافحہ کرے باقی سب کو آواز سے سلام کر دے اگر شیخ موجود نہ ہوں تو سب کو الگ الگ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہی ادب استاد کا ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب مہمان ہو تو شیخ سے یا ان کے گھر سے یا ان کے لنگر خانہ سے کسی چیز کی فرمائش مت کرے بلکہ اپنی پرہیزی غذا کا لحاظ بھی نہ کرے بلکہ دعا کرے یا اللہ میرے شیخ کے دل میں میری آرزو ڈال دے۔ اگر شیخ پوچھ لیں تو پھر تکلف نہ کرے۔ پھر کہہ دے آپ کی دعا سے لنگر کی ہر چیز میرے موافق ہے۔ انشاء اللہ اللہ پاک کے حکم سے وہ غذا غذا بھی ہوگی دوا بھی ہوگی۔ اکسیر نسخہ ہے۔ انشاء اللہ۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اگر شیخ سے تبرک لینا ہو تو اپنی طرف سے وہی چیز پیش کرے عرض کردے کہ اس کو استعمال کرکے مجھے بطور تبرک عنایت فرمادیں۔

ادب: سالک کو چاہیے بات کرتے وقت ہر جملہ کو صاف کہے آدھی بات زور سے آدھی بات پست آواز سے نہ کہے اس سے اذیت ہوتی ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ کے ہر جملہ کو غور اور سمجھ سے سننا چاہیے جو سمجھ نہ آئے دوبارہ پوچھ لے محض اجتہاد سے عمل نہ کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ کوئی کام ذمہ لگائے تو اس کو پورا کرے یا نہ کرے اس کی اطلاع ضرور دے ورنہ وہ انتظار میں رہیں گے، اس ادب کو خوب یاد رکھو مجھے اکثر اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب مہمان ہو تو وہاں کے انتظامات میں ہرگز دخل نہ دے۔ ہاں اگر کوئی خاص انتظام سپرد ہو تو اس کا اہتمام کرے۔ کسی قسم کی تنقید نہ کرے بلکہ تمام انتظامات اور امور جاریہ کی تعریف کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے پہلے شیخ سے وقت اور تاریخ اور دعوت کی تفصیلات طے کرلے پھر اپنے علاقہ میں اطلاعات کرے اور اکرامات ضیافت کا انتظام کرے۔ بعض لوگ اطلاعات اور خیرات کا پہلے طے کرتے دعوت کے لیے پھر آتے ہیں کہ فلاں وقت آپ نے چلنا ہے۔ یہ بہت بے اصولی بات ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ کسی خاص آدمی کو تعلیم کررہے ہوں یا تادیب و تفہیم کررہے ہوں، یا اس سے مشورہ لے رہے ہوں یا اس کو مشورہ دے رہے ہوں یا اس سے خفا ہورہے ہوں یہ بالکل خاموش رہے اور غیر متعلق رہے اگر بولنا بہت ضروری سمجھے تو پہلے اجازت لے۔ غرض شیخ کی گفتگو میں دخیل نہ ہو یا وہ خود فرمائیں تو بولے یا اجازت لے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہو تو عرض کردے کہ میرا ارادہ فلاں دن تک رہنے کا ہے آگے جس طرح آپ حکم فرمائیں گے ویسے کروں گا۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ کسی دوسرے کے حوائج دنیویہ اپنے شیخ کو پیش نہ کرنے چاہییں۔ اگر کوئی شیخ کو ایسی فرمائش کرے تو عذر کر دے مثلاً دوسرے کے لیے تعویذ وغیرہ لینا۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہو تو خدام اور عملہ سے خدمت کا طلبگار نہ ہو بلکہ خود اپنی ضرورت پوری کرے۔ مثلاً پانی کی ضرورت ہو خود اٹھ کر لائے۔ اگر بہت زیادہ مجبوری بھی ہو تو لہجہ میں تحکم اور بداخلاقی نہ ہو بلکہ پستی اور الفاظ میں مٹھاس ہو۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اگر ہدیہ پیش کرنا ہے تو فقط ہدیہ پیش کرے کوئی درخواست نہ کرے۔ اسی طرح سفر میں ایسا ہدیہ پیش کرے جس کا لے جانا زحمت نہ ہو۔ اگر بہت شوق ہو تو شیخ کے گھر میں پہنچائے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ کسی خاص گفتگو میں مصروف ہوں تو سلسلہ گفتگو میں مزاحم نہ ہو نظر بچا کر دور بیٹھ جائے فراغت کے بعد سلام کلام کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے خلاف مصلحت کھانے پر شیخ سے اصرار مت کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے دوسرے کے سامان یا جوتے کو ہٹا کر اس جگہ اپنا سامان یا جوتا نہ رکھے۔

ادب: بعض مرتبہ قریب بیٹھ کر وظیفہ بھی پڑھتے رہتے ہیں اور شیخ کے فراغت کی انتظار بھی کرتے رہتے ہیں سالک کو چاہیے کہ ایسا نہ کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اپنا مقصود صاف اور بے تکلف کہہ دے تمہید وغیرہ نہ باندھے۔ اس پر ضرورت ہوگی تو شیخ خود اصلاح کر دیں گے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ شیخ سے صرف اور صرف دعا کا طالب رہے دنیوی ضرورت میں مدد مت مانگے اور نہ کسی سے سفارش کی درخواست کرے۔

ادب: سالک کو چاہیے کسی کے توسط سے بلا ضرورت پیغام نہ پہنچائے جو کچھ لینا ہو خود بے تکلف کہہ دے۔

ادب: سالک کو چاہیے اگر اپنے شیخ کے ساتھ متعلقین کو بھی مدعو کرنا ہے تو ان سے خود رابطہ کرے وہ بھی شیخ کی اجازت لے کر رابطہ کرے۔ شیخ کو مت کہے کہ فلاں فلاں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ تعویذ لیتے وقت مختصر اور صاف بات کرے کہ فلاں مقصد لیے تعویذ چاہیے۔ اس سلسلہ میں عورتیں بہت وقت ضائع کرتی ہیں۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ ہدیہ دیتے وقت فوراً تصریح کرے کہ یہ لنگر کے لیے ہے یا مدرسہ کے لیے یا اپنی ذات کے لیے ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا ہو تو فلش سے باہر جا کر خشک کرے تا کہ دوسرے انتظار میں نہ رہیں۔ اگر ایسی صورت حال نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنے کے لیے عام گزرگاہ میں کھڑا نہ ہو، جس قدر دوری ممکن ہو بہتر ہے۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ دستی پنکھا پہلے ہاتھ سے جھاڑے پھر پنکھا کرتے وقت نہ زیادہ قریب ہو کہ سر یا منہ پر آ کر لگے نہ اتنا دور ہو کہ ہوا ہی نہ پہنچے۔ ایسی تیزی سے نہ ہو کہ دوسرا پریشان ہو۔ پنکھا کرتے وقت حاضرین مجلس کا بھی خیال رکھو کہ کسی کو ایذا نہ پہنچے۔ اسی طرح شیخ استاد پیر اگر مجلس سے اٹھنے لگیں تو فوراً پنکھا روک لو اس طرح اگر کاغذ وغیرہ نکالنے لگیں تو پنکھا روک لو۔

ادب: سالک کو چاہیے کہ اگر شیخ کو دبا رہے ہیں تو وہ اس دوران پانی یا چائے پینا چاہیں تو رک جائے یا ایسے طریقے سے دبائے کہ انکا پینا متاثر نہ ہو۔

ادب: سلسلہ کے مہمان آئے، ایک عالم دین اور متقی تھے دوسرے قاری تھے، رات کو کھانے کے بعد ان کا پیغام آیا کہ ہمیں دو کلو دودھ چاہیے ان کی اصلاح کی گئی کہ اس طرح کے تقاضے اور مطالبے اور حجت بازی شیخ سے نہیں کرنی چاہیے حالانکہ یہاں دکانیں

اور ہوٹل بھی موجود تھے۔

ادب: حاضرین اور واردین کے متعلق اس طرح نہ کہیں کہ حضرت صاحب نے ان کی ملاقات کی ہے بلکہ تعبیر اس طرح ہو کہ انہوں نے حضرت صاحب کی زیارت کی ہے اور شرف ملاقات حاصل کی ہے۔

ادب: کسی کمرے میں شیخ یا استاد فرش پر، قالین یا جائے نماز پر نماز پڑھ رہے ہوں تو حاضرین سالکین کو چاہیے کہ انتظار میں وہ بھی فرش پر بیٹھیں اس کمرے میں رکھتے ہوئے صوفے کرسیاں یا چارپائی پر نہ بیٹھیں الا بالعذر۔

ادب: کھانا یا چائے یا فروٹ یا اس طرح کھانے یا استعمال کی چیز مہمانوں کے لئے آتی ہے غیر مہمان نہ اس میں شامل ہوں۔ اس طرح ان کے بچے ہوئے سامان سے غیر مہمان نہ ان کو استعمال کریں۔ اسی طرح جن مہمانوں کے لئے وہ چیزیں ہیں ان کے علاوہ دوسرے مہمان ان کو استعمال نہ کریں ہاں اجازت ہو تو پھر جائز ہے۔

ادب: جسمانی خدمت مثلاً تیل لگانا، یا دبانا، مسلسل ہو، لیکن لوگ نشستیں بدلتے رہتے ہیں۔ یا بازو ٹھیک کرنے یا آنے جانے والے کی طرف متوجہ ہونے باتیں سننے سے رُک رُک کر خدمت کرتے رہتے ہیں اس سے بجائے راحت کے اذیت پہنچتی ہے اور راحت پہنچانا افضل عبادت ہے۔

ادب: شیخ کی صحبت وزیارت کا شوق ہونا یا اس میں سکون پانا یہ علامت سعادت کی ہے۔ اگر چہ یہ بتکلف ہی کیوں نہ ہو۔

ادب: خدمت کرنے والوں کے معمولات کے ناغے اثر و برکت کے لحاظ سے دوام کے حکم میں ہے۔

حدیث پاک ہے **الدّال علی الخیر کفاعِلِہ** "جب آپ خدمت کر کے سو گئے تو مخدوم کے تمام اعمال میں آپ برابر کے شریک ہیں۔"

ادب: قرض کا بار اٹھا کر یا حقوق العباد کو نظر انداز کر کے مسلسل شیخ کی صحبت میں رہنا

فائدہ کو کم کرتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا نیز وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ کے بھی خلاف ہوگا۔ کہ دل فکر مند رہے گا۔ جمیعت خاطر نہ ہوگی اس لیے حقوق العباد سے سبک دوشی کو ترجیح دے اور شیخ کی صحبت اور دعا وقتاً فوقتاً حاصل کرتا رہے۔

ادب: ولی بننے کا کامیاب نسخہ:

1۔ ذکر اللہ کی کثرت:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا

اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو

2۔ نظروں کی حفاظت:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ○

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ اُن کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ اُن سے خبردار ہے

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ○

اور کئی طرح کے لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ اُن کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا! اور تمہارے پروردگار کی عطا فرمائی ہوئی روزی بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ

فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا○

مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی تھی۔ اور وہ تم سے شرم کرتے تھے اور کہتے نہیں تھے لیکن اللہ سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا۔ اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے اور اُن دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اور تم کو یہ شایان نہیں کہ پیغمبر الٰہی کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ اُن کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ کا کام ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (الحدیث) (اوکما قال النبی ﷺ)

3۔ اپنے ظاہر کو سنت کے مطابق بناؤ۔

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو اس کی پیروی کرنا کہ جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

4۔ رابطہ شیخ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

اور جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اُن کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ اور تمہاری نگاہیں ان میں سے گذر کر اور طرف نہ دوڑیں۔ کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے طالب گار ہو جاؤ۔ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ○ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ۔

اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اہل مدینہ کو اور جو اُن کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں اُن کو شایاں نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اُن کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔

ادب: اللہ کا محبوب بننے کا مختصر نسخہ:

اس کے دو اجزا ہیں:

1۔ ہر کام اللہ کی رضا کیلئے ہو۔

2۔ ہر کام سنت کے مطابق ہو۔

اس نسخہ کے دو فائدے ہیں۔

1۔ بے خوفی بے غمی کی زندگی عطا ہو گی۔

2۔ اللہ پاک اپنا محبوب اور پیارا بنا لیں گے۔

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۱۱۲ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

ہاں جو شخص اللہ کے آگے گردن جھکا دے یعنی ایمان لے آئے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو قیامت کے دن نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو، تا کہ محبت کرے تم سے اللہ، اور بخشے گناہ تمہارے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ادب: طالب علم۔

تعلیم دین میں اگر نوافل و معمولات سے تعلیم کا نقصان ہو تو تعلیم کو مقدم رکھے لیکن فرائض و واجبات کی پابندی کرے اور اگر رذائل اور خبائث میں مبتلا ہو تو پھر تزکیہ کو مقدم رکھے۔ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ میں تزکیہ تعلیم پر مقدم ہے۔

ادب: شر سے بچنا ضروری ہے پیشہ ور مانگنے والوں کو علماء و مقتداء کچھ نہ کچھ دے دیں یہ دینا دفع شر کیلئے ہو۔

اسی طرح جو صاحب عظمت نہیں کمزور آدمی کو دفع شر کے لئے ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ

صدقات یعنی زکوٰۃ و خیرات تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے اور قرضداروں

کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کر دیے گئے ہیں اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو کفر پر زبردستی مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو دل سے اور دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا

ادب: خلیفہ کون ہوتا ہے

خلیفہ وہ ہے کہ اس کے ظاہر کو کوئی دیکھے تو اس کو اس کا شیخ ہی سمجھا جائے کہ گویا اس کا شیخ ہی بیٹھا ہے۔ اور وہ اپنے باطن میں سب مشائخ کا صدر اور محبوب ربانی صرف شیخ ہی کو تصور کرے۔

حکایت: شیخ بختیار کعکیؒ اپنے پیرو مرشد شیخ معین الدین چشتیؒ کی مجلس میں حاضر تھے۔ دوسرے مشائخ کبار بھی وہاں موجود تھے۔ شیخ بختیار کعکیؒ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ سب کو پانی پلاؤ اور حکم فرمایا صدر مجلس سے پلانا شروع کریں۔ تو اس خادم نے اپنے پیر بختیار کعکیؒ کو سب سے پہلے دیا انہوں نے فرمایا کہ جو اس مجلس کے سب سے بڑے ہیں ان سے شروع کریں تو اس نے گھوم کر پھر اپنے پیر کو دیا پھر کعکیؒ نے تیسری بار کہا، پھر سب پر گھوم کر اپنے پیر ہی کو پانی پیش کیا۔ تو شیخ معین الدینؒ نے فرمایا کہ اس کا حال محمود سا ہے اس کو ایسے ہی کرنے دو اور حکم فرمایا اگر کوئی اور مانع نہ ہو تو اس کو اللہ اللہ سکھانے کی اجازت دے دو۔

ادب: مبتدی کا ذکر۔

مبتدی سالک اتنا دیر ذکر کرے کہ تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے اور ذکر سے مقصود یہی

ہے اور یہ ترتیب اس مقصود میں مؤثر و معین ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

(1) خالی پیٹ ہو (2) لوگوں سے اختلاط کم سے کم کر دے۔ (3) وقت ایک ہی مقرر ہو۔ (4) ایک گھنٹہ ہو یا اپنی تمام تسبیحات مکمل کرے۔ مراقبہ ایک گھنٹہ سے کم از کم اکیس منٹ ضرور کرے۔ اگر وقت نہ ہو تو تھوڑا کر لے ناغہ نہ کرے۔ وتبتل الیہ تبتیلا۔

ادب: ترقی کا زینہ۔

اپنے حال کو اور اعمال کو کچھ نہ سمجھنا یہی عبدیت ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠

اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلے میں مضبوط رہو اور لگے رہو، اور ڈرتے رہو اللہ سے، تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

اور یہی ترقی کا زینہ ہے اور جب اپنے احوال اور اعمال پر نظر کر کے اپنے آپ کو لائق خلافت یا صاحب کمال سمجھنے لگے تو اس کی ترقی رک جاتی ہے۔ یا اپنے مراتب سے گرا دیا جاتا ہے۔ کھیتی جب منتہی ہوتی ہے کامل مکمل ہو جاتی ہے تو اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ پھر کاٹ دی جاتی ہے۔

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۠

اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر دو وہ ایسی ہے جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا۔ تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی پھر وہ چورا چورا ہو گئی کہ ہوائیں اُسے اُڑاتی پھرتی ہیں۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

لہٰذا اب کچھ کرتے رہو۔ اس کے باوجود ڈرتے رہو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔

واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

ادب:

عمل عطیہ ربانی ہے ہمارا عمل اللہ پاک کی عظمت اور شان کبریائی کے سامنے بے حیثیت لاشئی محض ہے۔ اس کا کوئی مقام کوئی درجہ نہیں۔

نجس قطرے سے گندے خون سے بنی ہوئی زبان کو کب لائق ہے کہ وہ اللہ کا نام لے۔

اسی طرح ناپاک اعضا نجس میٹریل سے بنے ہوئے ان کے لئے کب جائز ہے کہ وہ اللہ پاک کے گھر میں آئیں۔ اور اس کو سجدہ کریں، ہمارے اعمال تو درحقیقت اس کی شان میں گستاخی اور معاصی ہیں۔ یہ تو اس کی شان عفو وشکور ہے کہ وہ ان کو قبول کر کے ہمیں بے پناہ نعمتوں سے محبتوں سے سرفراز فرماتے ہیں۔ تو ہمارا عمل اس کی شان کبریائی کے سامنے بدعملی اور گستاخی ہے لیکن اس کی شان عفو اور عطا اور توفیق کی نسبت سے عطیہ ربانی لطف رحمانی ہے۔ ایک عاشق نے کہا مَا اَذْنَبْتُ کہ یا اللہ میں نے کیا گناہ کیا؟ اللہ پاک نے جواب دیا۔ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ عَلَيْهِ ۔ اللہ پاک نے فرمایا میرے وجود کے سامنے اپنے وجود کا دعویٰ کرنا بہت بڑا گناہ ہے کہ اس پر کوئی قیاس نہیں ہو سکتا۔

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝

اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب اللہ کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے چلاتے ہو۔

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۙ

بھلا تمہارے پاس اُن جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے جب وہ دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے۔

اس کے شان نزول میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی تقسیم کار کو اپنی طرف منسوب کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ نظام توڑ کر تنبیہ فرمائی تو نہیں یہ سب کچھ کرنے والا

میں ہوں۔

گروہ راز دان نظم فطرت پہ نہیں مخفی
یہ سب ہنگامہ دنیا خبر ہے، مبتدا تم ہو

لہذا اعمال کی محنت کرو لیکن ان کو کچھ بھی نہ سمجھو۔ ورنہ سارا نظام اللہ پاک فیل کر دیں گے۔

ادب: قرآن سے تعلق۔

کسی اللہ والے پر فہم قرآن کا غلبہ ہو تو یہ اللہ کے قرب اور محبت کی علامت ہے۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

بھلا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے پس اُن پر افسوس ہے جن کے دل اللہ کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں۔ اور یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

کہہ دو کہ یہ کتاب اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں

ادب: خدمت۔

اللہ پاک فرماتے ہیں الخلق عیال اللہ اظہار شفقت کے لئے فرمایا مخلوق میرے بچے ہیں۔ بچوں کو خوش کرنے سے ماں باپ خوش ہوتے ہیں۔ بچوں کے پاس والدین ملتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ پاک فرمائیں گے۔ اے بندہ میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی مدد نہیں کی تھی۔ یا اللہ! تو بیمار اور میں مدد گار میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اللہ

پاک فرمائیں گے تیرے قرب وجوار میں فلاں فلاں بیمار ہوئے تھے اور ان کی عیادت اور خدمت کیلئے نہیں آیا تھا اگر تو وہاں آتا مجھے پالیتا۔ اسی طرح فرمائیں گے میں بھوکا تھا وغیرہ وغیرہ۔ تو سالک کا مقصود اللہ ہے اور خدمت سے ہی اللہ ملتے ہیں۔ ذکر اللہ اس مقصد میں معین ہے۔

تصوف بجز خدمتِ خلق نیست بسجادہ و تسبیح و دلق نیست

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﲕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے ہجرت کے گھر یعنی مدینے میں مقیم اور ایمان میں مستقل رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے اُن کے پاس آتے ہیں اُن سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کو ملا اُس سے اپنے دل میں کچھ خواہش اور خلش نہیں پاتے اور اُن کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ اُن کو خود احتیاج ہی ہو۔ اور جو شخص نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

ادب: جو آدمی کسی دوسرے کا سلام آپ کو پہنچائے تو آپ یوں جواب دیں۔ **علیهم وعلیکم السلام۔**

یہ افضل ہے اور اگر صرف وعلیکم السلام پر اکتفا کرے تو یہ بھی کافی ہے۔

ادب: اگر ایک وفد اور جماعت اکٹھے آئے تو ان میں سے ایک نے سلام کیا تو سب کی طرف سے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ساری محفل میں سے صرف ایک نے جواب دیا تو وہ سب کی طرف سے کافی ہے۔

ادب: جو طبعی اور دینی کام میں مشغول ہو فقہاء نے اس کو سلام کرنا مکروہ لکھا ہے۔ جیسے

کھانا کھانے میں یا ذکر واذکار میں آدمی مشغول ہو مگر خوشگوار باتوں کی اجازت دی ہے۔

ادب: سلام کرتے وقت سر کو جھکانا جائز نہیں۔

ادب: بعض مرتبہ فقط سلام کی برکت سے عمر بھر کیلئے محبت ہو جاتی ہے اس لیے کہتے ہیں سلام محبت کا جادو ہے۔ اور حدیث پاک میں ہے **افشو السلام**۔

ادب: سلام کے وقت کمر کو جھکانا ممنوع ہے۔

ادب: اوّل ملاقات میں اور الوداعی ملاقات میں السلام علیکم کہنا چاہیے۔ آج کل آخری ملاقات میں سلام نہیں کہتے اللہ حافظ یا خدا حافظ کہہ دیتے ہیں یہ جائز نہیں ہے۔

ادب: سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے سبقت کرنی چاہیے اور بڑوں کے لئے چھوٹوں کے لئے لفظ السلام علیکم ہے۔ لہجہ میں فرق کرے کہ بڑے کو خشوع وخضوع سے پست آواز سے عاجزانہ لہجہ سے سلام بولے اور بڑے کے ساتھ ہر گفتگو ایسے کرے ہر قسم کی کلام میں اس کا خیال رکھے۔

ادب: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے اور ایک ہاتھ سے سلام کرنا خلاف سنت اور تکبر کی علامت ہے۔

ادب: معانقہ اظہار محبت کا بہترین اور فیض رسانی کا موثر ذریعہ ہے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے۔ (ہدایہ) بحوالہ آدب المعاشرت از افادات حکیم الامتؒ)

ادب: ذوالقرنین سفر کرتے ہوئے مقام ابطح پر پہنچے جو مکہ مکرمہ میں ہے تو کسی نے بتایا یہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام رونق افروز ہیں ذوالقرنین فوزا اتر کر پیدل چلے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کر کے ذوالقرنین سے معانقہ فرمایا۔ اس سے پہلے معانقہ کسی سے ثابت نہیں۔ (آداب المعاشرت، بحوالہ البحر الرائق، فتح القدیر)

ادب: پہلے زبان سے السلام علیکم کہے پھر معانقہ کرے پھر مصافحہ کرے۔ ان من اتمام تحیاتکم المصافحۃ۔ لہذا مشغولی کے وقت سلام کرنا ممنوع اسی طرح

مصافحہ کرنا بھی ممنوع ہے۔

ادب: مصافحہ اور سلام اوّل ملاقات میں اور الوداعی ملاقات میں کرنا چاہیے۔

ادب: مصافحہ کے بعد ہاتھ چومنا سنت نہیں جائز ہے جواز کا مدار محبت اور عقیدت ہے۔ لہٰذا جس وقت محبت اور عقیدت کا غلبہ ہو تو چومنا چاہیے۔ اور کسی وقت جذبہ محبت نہیں پھر یہ محض تصنع ہے اور تصنع برا ہے۔

ادب: مصافحہ کی ترکیب میں انگوٹھوں کو دبانے والی حدیث موضوع ہے کہ انگوٹھوں میں رگِ محبت ہے یہ غلط ہے (آداب المعاشرت حکیم الامت)

ادب: مجلس میں تھوکو مت، تھوک اور ناک کا ریشہ مجلس سے دور جا کر صاف کرو۔

ادب:

حضرت جابرؓ سے حدیث پاک میں کہ مجلس کی باتیں امانت ہیں یعنی ان کو باہر ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ وہ آدمی جو مجلس کے راز باہر افشا کرتا رہے وہ کچھ دنوں کے بعد ذلیل ہو جاتا ہے۔ ہاں تین باتیں ظاہر کرنا ضروری ہے۔

1۔ کسی کو جان سے مارنے۔

2۔ مال لوٹنے

3۔ یا آبرو لینے کا مشورہ یا تذکرہ ہوا ہو۔ اس کو چھپانا جائز نہیں۔

ادب: جب مجلس میں آئیں تو تین باتوں کا خیال رکھیں۔

1۔ خالی کھلی جگہ پہ بیٹھیں تنگ جگہ میں نہ گھسیں۔

2۔ اگر پہلے جائے تو آگے آگے بیٹھے۔

3۔ اگر بعد میں آئے تو جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھے۔

ادب:

درسِ قرآن درسِ حدیث مجلسِ ذکر یا وعظ و نصیحت یا شیخ کی موجودگی میں دیوار یا تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر نہ بیٹھے۔ ٹانگیں نہ پھیلائے یہ بے ادبی ہے۔ بے ادب محروم

رہتا ہے۔

ادب:

شیخ کی صحبت میں خاموش بیٹھے رہنے سے جلدی فیض یاب ہونے کی علامت ہے۔ دوزانوں ہو کے یا چارزانوں ہوئے جم کے بیٹھا رہے اگرچہ شیخ کچھ فرما رہے ہوں نظریں شیخ کے چہرے پر اور دل شیخ کی طرف متوجہ کر کے بیٹھے، اور اگر شیخ خاموش ہوں تو آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں بیٹھا رہے۔ خانقاہ میں جو لوگ اس طریقہ پر رہے انہوں نے لکھا ہے کہ دس برس کے مجاہدے سے بھی ہم کو یہ نعمت نصیب نہ ہوتی جو دس روز کے خاموش بیٹھنے سے نصیب ہوئی ہے۔

ادب: شیخ کی مجلس میں چہرہ کو ظاہر کر کے بیٹھو۔ تا کہ حسب طلب شیخ توجہ دیتے رہیں، کیونکہ چہرہ باطن کے لئے مظہر اتم ہے۔

ادب: حلقہ شیخ میں ایسے بیٹھو کہ کسی کی طرف پیٹھ نہ ہو ہاں جگہ کی تنگی ہو یا ذکر اذکار وعظ ونصیحت، ہدایت وحکمت کی باتیں شیخ فرما رہے ہوں جم کے بیٹھے رہو۔ آنے والے خاموشی سے پیچھے بیٹھ جائیں۔

ادب:

صدر مجلس کو کوئی خط یا رقم دینی ہے تو مجلس میں آنے سے پہلے جیب میں سے نکال کر جیب میں آسان جگہ پر رکھ لو ایسا نہ ہو کہ شیخ کی مجلس میں کبھی بٹوا نکالو اس میں تلاش کرو کبھی اس جیب کبھی اس جیب میں تلاش کرو یہ بدتہذیبی ہے۔

ادب: شیخ سے جو بات کہنی ہو مجلس میں آنے سے پہلے اس کی ترتیب سوچ کر بنالو نہ بہت لمبی ہو نہ بہت مختصر ہو۔

ادب: کسی کو فاسق، کافر، ملعون خدا کا دشمن اور بے ایمان مت کہو۔

ادب: دوغلہ پن اور منافقت بالکل نہ کرو کہ جس مجلس میں جاؤ اسی کے ہو جاؤ یہ ذلت کا راستہ ہے۔

ادب: چغل خوری ہرگز نہ کرو۔

ادب: جھوٹ مت بولو، جھوٹا آدمی معاشرے میں رسوا ہو جاتا ہے ہاں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے بلکہ کبھی واجب ہوتا ہے۔

ادب: غیبت سے پرہیز کرو اس سے بڑے فساد برپا ہوتے ہیں۔

ادب: غیبت کبھی زبان سے ہوتی ہے اور غیبت کبھی اعمال سے ہوتی ہے کہ لنگڑے کی نقل اتارنا وغیرہ۔

ادب: کسی سے بحث نہ کرو حلم و بردباری سے حقیقت بیان کردو اگر وہ نہیں مانتا تو خاموش ہو کر وہاں سے چلے جاؤ۔

ادب: جس گفتگو میں دینی اور دنیوی فائدہ نہ ہو اس سے خاموش رہو۔

ادب: زمانے کو گالی مت دو۔ زمانہ تو کچھ نہیں کرسکتا یہ گالی نعوذ باللہ۔ اللہ کی طرف پہنچے گی۔

ادب: جو دین کے پابند نہ ہوں جیسے بدعتی ان کی تعظیم و تعریف نہ کرو کافر کی تعریف اس قدر مضر نہیں، جس قدر بدعتی کی تعریف دین کیلئے نقصان دہ ہے۔

ادب: بچے، مجنون و کافر کی غیبت بھی حرام ہے۔

ادب: بڑوں کا نام مت لو بلکہ کوئی عزت اور عظمت کا لفظ ان کے لیے استعمال کریں جیسے شیخ صاحب، حضرت صاحب، مفتی صاحب، استاد صاحب۔

(بحوالہ شامی: ج ۵ ص ۱۹)

اسی طرح بڑوں کے نام لکھنے میں بھی ادب کا لحاظ ضروری ہے اسی طرح چھوٹوں کے نام کے لیے بھی شفقت اور عزت والے لفظ استعمال کریں۔

ادب:

سفر میں دوسروں سے تالیف قلب کیلئے دنیا کی بات شروع کرے پھر مناسبت سے دین کی بات کرے اور مرکز میں آنے کی دعوت دے۔

ادب:

مجلس میں قابل گھن بات نہ کرے جس سے طبیعت میں بدمزگی پیدا ہو، جیسے کہے میں موت نکالنے جاتا ہوں یا گوہ کرنے کے لئے جاتا ہوں بلکہ کہے میں تقاضے کے لیے جاتا ہوں۔ اسی طرح کھانے پینے کے وقت اس طرح کی بات نہ کہے۔

ادب: کوئی غلطی ہوجائے اس کو مان لو تاویلات مت کرو مغفرت کے ساتھ خطا سو دفعہ ہو وہ اتنا برا نہیں۔ تاویل کرنا بری بات ہے۔

ادب: ہر سوال کا جواب دینا مثلاً کوئی پوچھے عصر کے چار فرض اور مغرب کے تین فرض کیوں ہیں۔ تو اس کو کہو کہ تیرا ناک رخساروں کے درمیان کیوں ہے اور تیری آنکھیں ماتھے پر کیوں نہیں۔

ادب: کثرت سوال کا منشا تکبر ہے یا عُجب ہے۔ عمل کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ ان کو سمجھا دو کہ شریعت کے اعمال ظاہرہ پر عمل کرو اور میری مجلس میں آکر خاموش بیٹھے رہو۔

ادب:

جب سوال کا جواب سنیں سمجھ آجائے تو بولیں ٹھیک ہے سمجھ نہ آئے تو بولیں سمجھ نہیں آیا، خاموش رہنے سے تردد رہتا ہے جو تکلیف دہ ہے۔

ادب:

بات پوری کریں اگلے کو سمجھ میں آجائے۔ مثلاً اس طرح کہے کہ مجھے تعویذ دے دو، اب نہیں معلوم کس چیز کا تعویذ سر درد کا یا برکت کا یا زوجین میں محبت کا۔ یہ ادھوری بات ہے۔

ادب: اپنے گھر میں دہلیز میں ٹھہر کر زور سے السلام علیکم کہے گھر میں آنے کی اجازت طلب کرے ممکن ہے محلہ کی نامحرم عورتیں بے پردہ بیٹھی ہوں۔

ادب:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا دوسرے مومن پر یہ حق ہے کہ اس کے نام کے ساتھ اس کا پسندیدہ لقب ذکر کرے جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہؓ کو خود القاب عطا فرمائے تھے صدیق اکبرؓ کو عتیق، حضرت عمرؓ کو فاروق، حضرت حمزہؓ کو اسد اللہ، خالد بن ولید کو سیف اللہ۔

ادب:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص بغیر اجازت کے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس لوٹا دیا۔ اور دوسرے صحابی کو حکم دیا کہ اس کو آنے کی تعلیم دو کہ اس طریقے پر آوے اس سے معلوم ہوا سالکین کی عملی تربیت سنت ہے۔

ادب: ضرورت کے وقت بات حق کہے لیکن عنوان نرم ہو دل آزار اور غیر مہذب نہ ہو۔

ادب: اپنے حالات اور سوالات شیخ کی خدمت میں لکھ کر پیش کرے تو خاموش بیٹھا رہے اور اگر زبان سے عرض کرنا چاہے پھر لکھ کر پیش نہ کرے۔

ادب:

سوال کرنے سے پہلے بار بار فکر کرے کہ مناسب ہے یا نہیں، کیونکہ بدفہمی سے زیادہ بے فکری سے تکلیف ہوتی ہے اگر ہر کام فکر سے کریں تو اللہ پاک کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے۔ تو بعض مرتبہ اس سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

ادب: پہلے بات کو اچھی طرح سمجھو اور کام کی ترتیب اچھی طرح سمجھو اگر شبہ رہے تو بار بار پوچھو اپنے اجتہاد سے کام نہ لو۔

ادب:

جب بآواز بلند کسی کو بلایا جائے تو وہ بھی بآواز بلند جواب دے کہ حاضر ہو رہا ہوں

تاکہ تسلی ہو جائے کہ اس نے سن لیا ہے ممکن ہے کہ وہ دور بیٹھا ہو، زبان سے جواب نہ دے اور اٹھ کر پہنچنے کی کوشش کرے تو پتہ نہیں چلے گا کہ اس نے سنا ہے یا نہیں۔ موجود بھی ہے یا نہیں، تو انتظار کی اذیت ہوگی۔

ادب:

جب تم کوئی بات سن رہے ہو یا وعظ و نصیحت کی مجلس میں بیٹھے ہو ظاہری اور باطنی توجہ، متکلم کی طرف ہو بعض لوگ ادھر اُدھر آگے پیچھے دیکھتے رہتے ہیں۔ تو اس سے بولنے والا مایوس ہو جاتا ہے اور فیض کی لائن کٹ جاتی ہے۔

ادب: بار بار پوچھنے اور سننے کے باوجود بھی سمجھ میں نہ آئے تو اپنا قصور سمجھے۔

ادب:

کسی جگہ گانے بجانے یا لغویات بیٹھنے کی مجبوری ہو جیسے بس میں تو قلب کو ذکر کی طرف متوجہ رکھے۔

ادب:

امرد اور عورت سے زبردست احتیاط کرے بلا قصد بھی اگر کان میں آواز آئے تو کانوں کو بند کرے۔

ادب: عورت کو بھی یہی احتیاط ضروری ہے۔

ادب: اگر آپ کے ذمہ کام لگایا تو اس کا جواب دینا ضروری ہے کہ کام ہو گیا ہے یا نہیں ہوا۔

ادب:

جس سے بے تکلفی نہ ہو اُس سے ذاتی اور خانگی حالات مت پوچھو۔ اسی طرح کسی کے کاروبار یا تنخواہ اور کپڑے اور رشتوں اور زیور کا حال نہ پوچھنا چاہیے۔

ادب: ملاقات کے وقت تبسم اور اظہار خوشی سے ہونا چاہیے۔

ادب:

جب شیخ اور استاد کے پاس خصوصاً یا کسی کے پاس عموماً جب جائیں تو اول ہی ملاقات میں یہ باتیں ان کو بتادو۔

(1) میں کون ہوں (2) کہاں سے آیا ہوں۔ (3) اور کیوں آیا ہوں۔

ادب:

جب شیخ کو خصوصاً یا کسی دوست کو ملنے کے لیے جاؤ تو ملاقات کا وقت پہلے پوچھ لو۔

ادب:

جب ملاقات کے لیے جائیں اور کھانے کا وقت نہ ہو، تو اپنے کھانے کا انتظام خود کریں، پھر اس کے بعد ملاقات کریں۔

ادب:

مہمان کو چاہیے کہ وہ انتظام میں دخل نہ دے ہاں اگر اس سے پوچھیں یا اس کے کوئی انتظام سپرد کریں تو پھر اہتمام کرے۔

ادب:

طالب اور سالک کو چاہیے کہ تابع بن کر جائے، دوسروں کے مسائل و حوائج نہ لے جائے ورنہ عین ممکن ہے یہ خود فیض سے محروم رہے۔

ادب:

اپنے لیے یا مہمانوں کیلیے جن چیزوں کی ضرورت ہے تو وقت سے پہلے مہیا کرلیں جب سب سو جائیں پھر بستر مانگنا ان کے لیے کولر مانگنا یا چارپائی مانگنا سخت اذیت اور بے آرامی کا باعث ہوگا۔

ادب:

مہمان کو چاہیے کہ خالی ہاتھ نہ جائے لنگر کے اخراجات اور وہاں کے استعمال کی

اشیاء پر نظر رکھے۔ اپنے پیر و مرشد کے نظام میں استحکام اور کام میں فروغ پیدا کرے قدمے، درمے خدمت کرے۔

ادب:

خاص مدعوین کو چاہیے کہ کھانا مناسب طلب کے ساتھ کھائے لیکن کچھ سالن روٹی بچادے تاکہ گھر والوں کو یا انتظامیہ کو شرمندگی نہ ہو کہ کھانا کم ہو گیا۔

ادب:

سالک کو چاہیے کہ الوداعی ملاقات میں کوئی فرمائش نہ کرے مثلاً مجھے آپ تسبیح عنایت کردیں یا ٹوپی یا مسواک کیونکہ آپ کے جانے کا وقت ہے ممکن ہے اس محدود وقت میں مہیا نہ کرسکیں۔ پہلے سے کہہ دینا مناسب ہے۔

ادب:

کسی بزرگ سے تبرک وہ مانگو جو اس کے پاس بالکل زائد ہو۔ بہتر یہ ہے کوئی چیز شیخ کو استعمال کے لیے دے دیں اور عرض کردیں جب یہ استعمال مکمل ہو جائے بطور تبرک مجھے عنایت کردیں۔

ادب:

سالک کو چاہیے کہ اپنے دسترخواں سے کسی دوسرے آدمی کو نہ شریک کرے نہ اس سے الگ کرکے کسی کو دے ہاں اگر لنگر ہو یا اجازت ہو پھر ایسا کرسکتا ہے۔

ادب:

کسی کے پاس اپنے کام لیے آئے ہو، دل چاہتا ہے کہ یہاں کے بزرگ کی زیارت بھی کرلیں تو زیارت کے وقت فوراً اظاہر کردو کہ میرے کھانے اور رہائش کا انتظام کسی دوسری جگہ ہے تاکہ بلاضرورت اس کو پریشانی نہ ہو۔

ادب: جب کسی مجلس میں باہر کے واردین کے لیے کھانے کا انتظام ہو تو مقامی لوگ

اس میں شامل نہ ہوں۔

ادب:

شیخ کی خدمت میں کھانے پینے کے لیے نہ آئے اور مہمان نوازی کی توقع نہ رکھے اپنے کھانے اور ضرورت کے مطابق بستر کا انتظام خود کرے۔ ہاں اگر خانقاہ کا معمول ہو تو پھر اسی پر اکتفا کرے کسی چیز کی فرمائش نہ کرے۔

ادب:

دستر خواں پر ہلکی پھلکی اور خوش مزاجی کی باتیں کرے خوف اور پریشانی اور صدمے کی باتیں نہ کرے اس طرح پیچیدہ مسائل بھی پیش نہ کرے۔

ادب:

اگر کسی مخصوص مہمان کے لئے کھانا آئے۔ اسی طرح فروٹ اور چائے تو اس میں دوسروں کو شریک نہ کرے یا دوسروں کے لئے فرمائش نہ کرے، اگر بچ جائے تو محفوظ کر کے واپس بھیج دے۔

ادب:

مدعوین کو چاہیے بلا اجازت اپنے ساتھ دوسروں کو ساتھ نہ لے آئیں اس سے بدنظمی اور پریشانی ہوتی ہے بعض مرتبہ مقاصد ہی فوت ہو جاتے ہیں اسی طرح غیر ممیز بھی ہمراہ نہ ہوں۔ اس میں یہ فقیر بہت تاکید کرتا ہے۔

ادب:

1۔ اگر کوئی دوسرے کا سلام پہنچائے تو جواب میں یوں کہہ دو علیہ وعلیک السلام (معا،ص:۳۹)

2۔ جماعت حاضر ہوئی تو بہتر ہے امیر فقط سلام کرے تو سب کی طرف سے سلام ہو جائے گا۔ اسی طرح مجلس میں سے صدر مجلس جواب دیدے تو سب کی طرف سے سلام

ہو جائے گا۔ سب جواب میں سلام کہہ دیں تو وہ بھی ٹھیک ہے پہلے طریقے میں شائستگی ہے۔

ادب:

خطوط میں مخاطب کے علاوہ ان کے گھر والوں کو شرکاء کار کو بھائی وغیرہ اسی طرح بچوں کا نام لے کر سلام اور دعا لکھیں اور یہ طریقہ ہمیشہ رہے کیونکہ سلام محبت کا نام ہے۔

ادب: اول ملاقات اور الوداعی ملاقات میں قولاً و تحریراً اور فون پر سلام کہنا عمل متواتر ہے۔

ادب:

اللہ حافظ کہنا لکھنا بدعت ہے ہاں سلام کے بعد اس قسم کے الفاظ ممنوع نہیں۔

ادب:

طبعی اور دینی باتوں میں مشغولیت کے وقت فقہاء نے سلام کو مکروہ لکھا ہے جیسے کھانا کھاتے وقت اور تلاوت یا مطالعہ کے وقت مگر کھانے کے وقت خوشگوار باتیں جائز قرار دی ہیں۔

ادب:

وعدہ بالسلام سے سلام پہنچانا واجب ہو جاتا ہے اگر آخر میں انشاء اللہ کہہ دیا یا وعدہ ہی نہ کیا تو پھر واجب نہ ہوگا۔

ادب:

سلام میں پہل کرو سلام محبت کا جادو ہے۔ ثواب بھی آپ کو زیادہ ملے گا۔

ادب:

سلام کے الفاظ، چھوٹے، بڑوں کے لیے ایک جیسے ہیں۔ مگر آواز میں فرق ہو پتہ چلے کہ سلام کرنے والا بیٹا ہے یا باپ ہے استاد ہے یا شاگرد ہے۔ لہجے میں محبت و متانت

ہو۔ یہ باپ اور استاد کا سلام ہے اور آواز میں نیاز مندی ہے یہ بیٹے اور شاگرد کا سلام ہے ...... بلکہ یہ ادب ہر گفتگو میں پیش نظر رہے۔

بعض مرتبہ سلام اور کلام اپنے لہجے میں اور ایسی ادا سے ہوتے ہیں کہ اس سے ہمیشہ کیلئے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ادب:

مصافحہ: شیخ اقدس جلدی میں جا رہے ہوں تو مصافحہ کے لیے یا کسی بات کے لیے مت روکو، خدا معلوم کیا تقاضا ہے کیا مجبوری ہے؟

ادب:

مابین رنجش ہو تو مصافحہ و سلام نہ چھوڑو، یہی مصافحہ صفائی قلب کا ذریعہ بن جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ادب: ہر وقت مصافحہ نہ کریں سفر سے آتے وقت یا جاتے وقت مصافحہ کریں، بس!

ادب:

مصافحہ کے وقت ہاتھ میں پیسے نہ ہوں جو ہدیہ دینا ہو وہ پہلے دیں پھر خالی ہاتھ مصافحہ کریں۔ یہ دونوں الگ الگ توجہ کے لائق ہیں۔

ادب: دست بوسی نہیں ہونی چاہیے۔

1۔ مگر شوق اور جذبہ شدید ہو تو جائز ہے۔

2۔ یا اتہام کا خطرہ ہو کہ یہ بزرگوں کا قائل نہیں تو تہمت سے بچنے کے لیے جائز ہے۔

3۔ اور اہل بدعت کو تقویت ملنے کا خطرہ ہو تو وہاں جذبہ شدید کے باوجود دست بوسی نہیں ہونی چاہیے۔

ادب:

شیخ اقدس ضعیف اور کمزور ہوں اور لوگ زیادہ ہوں تو ان کی طرف سے کوئی اور

مصافحہ کرتا رہے، یا حضرت اقدس کا بازو تھامے رکھیں لوگ ہاتھ ملاتے رہیں۔

ہجرت کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے تو انصار صحابہ پہچانتے نہ تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مصافحہ کرتے رہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکار نہیں کیا، ان کی محبت صادقہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام پہنچانا تھا۔

ادب:

مصافحہ میں ادب اور راحت کا خیال رکھیں۔لوگ زیادہ ہوں تو منتظمین ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر دائرہ بنالیں اور قطار کا انتظام کرلیں، کسی کو محروم نہ کریں۔خدا معلوم کس کی محبت بھرے ہاتھ سے نجات ہو جائے۔

ادب:

مصافحہ میں اعتدال ہو، نہ عبادت کے درجہ میں ادب ہو نہ گستاخانہ بے تکلفی ہو۔

ادب:

میرے پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مصافحہ کرو اور اپنا نام جگہ اور کام بتاتے جاؤ، تین چیزیں بتاتے چلیں۔

(1) آپ کا نام کیا ہے۔(2) آپ کیا کرتے ہیں۔(3) آپ کہاں سے آئے۔
ترتیب یہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ پہلے زبان سے سلام کرے پھر معانقہ کرے پھر مصافحہ کرے، مصافحہ سے سلام مکمل ہو جاتا ہے۔من اتمام تحیتکم المصافحہ، لیکن یہ ترتیب منصوص نہیں، اور لازمی بھی نہیں، موقع اور وقت کو دیکھے۔

ادب: جن اوقات میں زبان سے سلام ممنوع ان اوقات میں مصافحہ میں ممنوع ہے۔

ادب: مجلس کے آداب۔

شیخ اقدس کی مجلس اگر سالکین کے لئے ہو مثلاً اصلاح وفلاح یا درس و وعظ وغیرہ تو

سالکین اس میں بیٹھے رہیں، اور اگر وہ کسی دوسری نوعیت کی ہو مثلاً مدرسہ سے امور یا دیگر انتظامی امور یا عملہ مدرسہ اور متعلقین مدرسہ کالین دین، تو سالکین وہاں نہ بیٹھیں، اپنے اپنے معمولات میں مشغول رہیں، اس میں اطمینان قلب اور ترقی کا راز ہے۔

ادب:

عادت اللہ یہی ہے کہ صحبت کے التزام سے اثرات خود بخود منتقل ہو جاتے ہیں، آم کی پیوند کاری اس میں صحبت کے التزام سے اثرات ایسے منتقل ہوتے ہیں، کہ کمیت اور کیفیت میں تبدیلی آجاتی ہے، حتیٰ کی نام بھی تبدیل کرنا پڑتا ہے۔

لوہے کے ٹکڑے کو مقناطیس کے ٹکڑے سے ملا کر گھسا دو تو لوہے میں مقناطیسی اثرات آجاتے ہیں، حالانکہ لوہا بے جان ہے اسی طرح انسانوں کی پیوند کاری کا نظام ہے کہ صحبت کے التزام سے۔ **کان الکافر مؤمنا. کان الجاهل عالمًا. کان الفاسق ولیًا.** حضرت تھانوی حکیم الامتؒ فرماتے ہیں اے حاضرین، اپنے بچوں کو میرے پاس بھیجا کریں، میں ان کو ٹوپی کا نہیں کہوں گا ٹخنے ظاہر کرنے کا نہیں کہوں گا صرف یہ کہوں گا میرے پاس آیا کرو، قریب جلتے ہوئے دل کے اپنا دل کر دے، یہ آگ لگتی نہیں لگائی جاتی ہے۔

ادب: سلسلہ نقشبند میں داخلہ کے بعد دو چیزیں اہم ہیں

1۔ رابطہ یعنی شیخ سے عقیدت، محبت، اطاعت، خدمت یعنی شیخ کی طلب شدید۔

2۔ معمولات کی پابندی، خصوصاً ذکر کی کثرت والتزام۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرید صادق کے لئے، تین چیزیں ضروری ہیں ارادہ مستحکم، طلب شدید اور ہمت۔

ادب:

مرکز کے قریب بیٹھو، جتنا قریب ہو گے رحمت کا فیضان زیادہ ملے گا، مسجد کا مرکز محراب و منبر ہے، کوشش کریں کہ جلدی جلدی آئیں محراب و منبر کے قریب صف اول میں

بیٹھیں اسی طرح شیخ کی مسند مرکز فیض ہے، پیچھے مت بیٹھو، قریب قریب ہو کر بیٹھو جو پیچھے ہوتا رہتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک اس کو باہر ہی نکال دیں مگر جہاں جگہ آگے فارغ ہو وہاں بیٹھ جائے، لوگوں کی گردنیں نہ گزرے اس میں اذیت مسلم ہے تکبر ہے، ریا ہے۔

ادب:

تصوف صرف تسبیح پھیرنے کا نام نہیں بلکہ تصوف ظاہری اور باطنی صفائی حاصل کرنے کا نام ہے، خانقاہ سے دینی تربیت حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ خاموش ہو کر دینی تہذیب و تربیت لیتا رہے، کچھ عرصہ کے بعد سلیقہ سے سوالات کرے۔

ادب:

شیخ اور اساتذہ کے سامنے بازو چڑھا کر بیٹھنا بے ادبی ہے، بلا عذر ٹیک لگا کر بیٹھنا بے ادبی ہے، بار بار پہلو بدلنا کروٹ پر ہاتھ کی ٹیک لگا کر بیٹھنا، گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا، لاتیں دراز کر کے بیٹھنا، یہ سب بلا عذر بے ادبی ہے۔ تھوڑی کے نیچے ہاتھ کی ٹیک لگانا، پیشانی پکڑ کر بیٹھنا، یہ سب غفلت کی علامت ہیں۔ اس طرح بیٹھنا منع ہے۔ دوزانوں یا چارزانوں ہو کر بیٹھے۔ مگر عذر ہو تو اپنے پر سختی نہ کرے، دین میں آسانی ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اصل ادب یہ ہے کہ شیخ کو راحت پہنچائے۔ اس کی توجہ لے، اس کا اعتماد حاصل کرے۔

ادب:

سفر میں میزبان نے راقم سے دریافت کیا کہ پرہیز کیا ہے؟ راقم نے عرض کیا، بڑا گوشت، چھوٹا گوشت، مرغی، انڈا سب منع ہے۔ گھی مکھن منع، چاول سیب، مالٹا سب منع ہیں۔ دالیں سب منع ہیں، تھوڑی دیر بعد راقم نے دیکھا میرے ساتھ رفیق سفر اس کے کان میں کچھ کہہ رہا ہے، دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ میری بیماری کے متعلق بتا رہا تھا۔ اور پرہیزی غذا کی تاکید کر رہا تھا، پھر اس نے کہا مجھے کسی چیز کی پرہیز نہیں، تو اس کو فہمائش کی گئی کہ یہ انتہائی غلط طریقہ ہے، گویا تو نے اپنے لیے ان تمام چیزوں کی فرمائش کر

دی۔ ایسے لوگ ساری عمر بھی رہیں تب بھی وہ محروم رہتے ہیں۔

ادب:

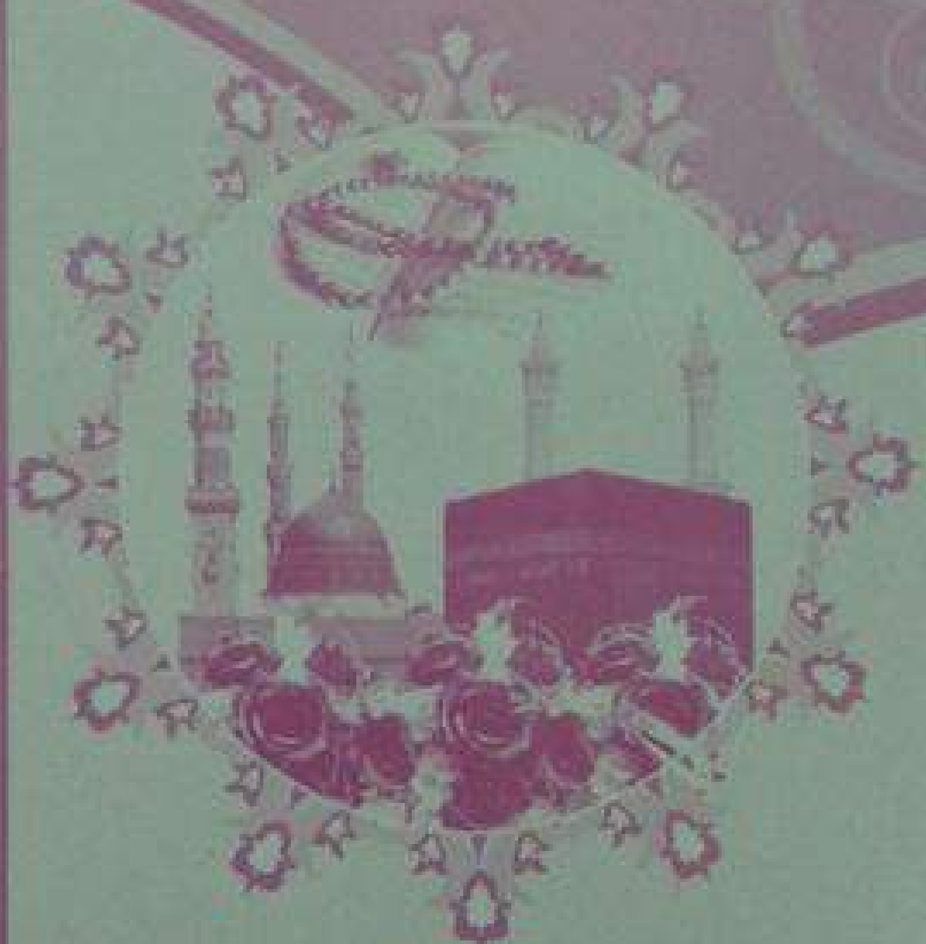
ملتان سے قاری محمد فیاض جو سبعہ کے قاری ہیں مدرسہ کے مہتمم ہیں اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے ہیں، راقم کی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ ان کے کھانا دیا گیا۔ خادم نے ان کے ساتھ تعویذات لینے والے مہمان کو شامل کرلیا۔ ہمیں کوئی معلوم نہیں، کھانا، سالن، دوبارہ طلب کیا گیا، تحقیق پر معلوم ہوا کہ ایسا کیا۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ مہمانوں کے مراتب ہیں، مدعوین، علماء قراٗ معززین، اپنے کام کے لیے آنے والے عوام، فرق مراتب کرنا چاہیے۔

اور کھانے پر بٹھانے سے قبل تفصیل بتادی جائے یا خود فکر سے کام لینا چاہیے۔
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا **انزلوا الناس منازلھم** کہ آنے والوں سے اپنے اپنے مراتب کے مطابق معاملہ کیا کریں عین ممکن ہے کہ اس کا شان ورود یہی حالات ہوں۔ ورنہ مفہوم تو اس کو بہر حال شامل ہے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

آدابُ السالک

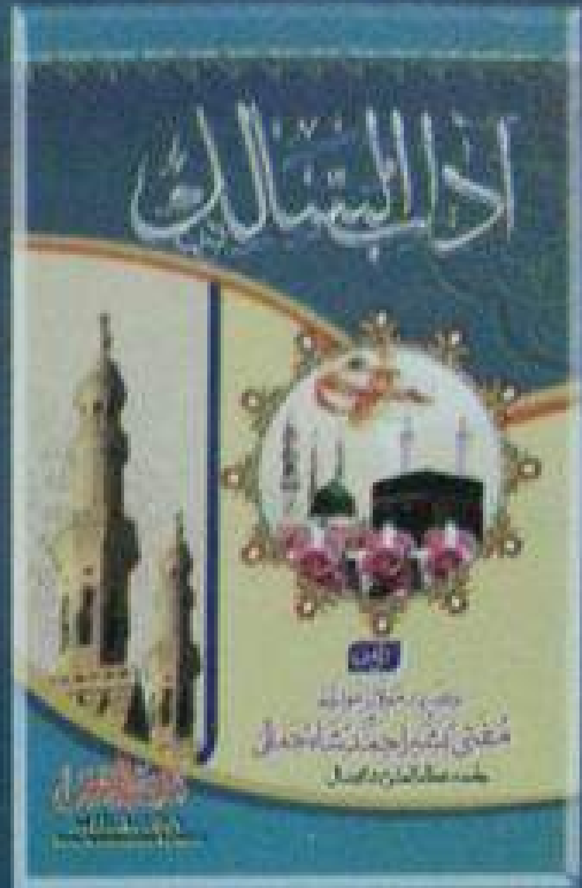


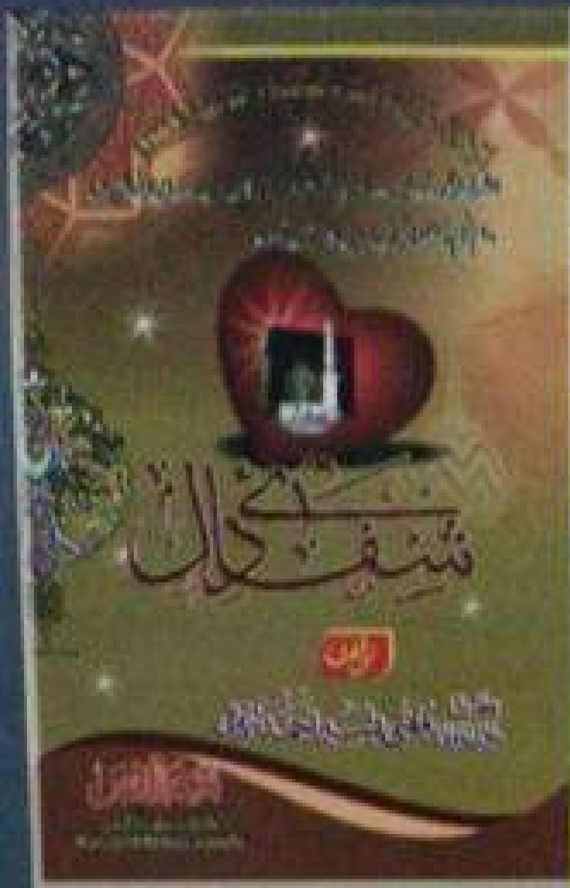
تصنیف

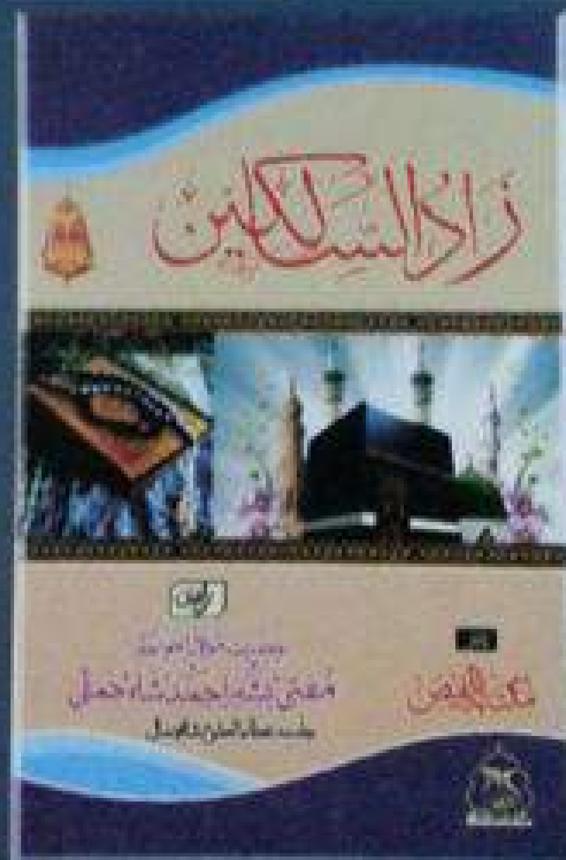
حضرت مولانا خواجہ

مفتی بشیر احمد شاہ جمالی

مکتبۃ الفیض







Design Hafiz Nasir 0307-4037113

مکتبۃ الفیض